21127 ـ اجنبی کمپنیوں کے حصص خریدنے کا حکم

سوال

اجنبی کمپنیوں کے حصص کی خریداری کا شرعی حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

1 ـ حصص کی تعریف:

السهم: یا حصہ، شراکت کے اجمالی مال میں سے ایك محدود جزء کو حصہ یا السهم کہتے ہیں.

حصہ کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ:

اموال کی شراکت میں حصہ دار بننے والے کا ایک حصہ یا وہ جزء ہے جس کی قیمت پر شراکت کا مجموعی راس المال تقسیم کیا جاتا ہے، جو اسمی قیمت کے اسٹام میں درج کی گئی ہو، وہ اس طرح کہ حصص مجموعی طور پر شراکت کے راس المال کی جگہ ہوں، اور یہ حصص قیمت کے اعتبار سے متساوی ہوں.

اور اس بنا پر حصہ ایك مستقل وثیقہ بنے گا، جو حصہ دار کو دیا جائے گا، اور اس میں شراکت کے بارہ میں مخصوص معلومات ہونگی، مثلا: کمپنی یا شراکت کا نام، اور راس المال کی مقدار، اور اس کی جنس، اور اس کا مرکزی آفس، اور حصے کا نمبر، اور اس کی قیمت ، اور حصہ دار کا نام، اگر حصہ نام والا ہو، یا پھر اس میں یہ لکھا جائے گا کہ یہ حصہ اس کے رکھنے والے کے لیے ہے.

2 ـ اس کا حکم:

ابتدائی طور پر حصص کی خرید و فروخت میں کوئی حرج نہیں، لیکن اسے مندرجہ ذیل امور سے اجتناب ہونا چاہیے:

1 ـ ایسی کمپنیوں کے حصوں کی خرید وفروخت جس میں مشارکت کرنی حرام ہے کیونکہ وہ حرام اشیاء کی فروخت کرتی ہے، یا پھر فساد اور باطل میں تعاون کرتی ہو.

2 ـ سودی بنکوں کے حصص کی فروخت .

3 ـ سودی بنکوں میں حصص کے اموال رکھنا، اور اس وجہ سے منافع سودی اموال سے مختلط ہو گا.

ا۔ مستقل فتوی کمیٹی سے خیراتی اور زراعتی اعمال کرنے والی کمپنیوں اور بنکوں اور انشورنس اور پٹرول کمپنیوں کے متعلق سوال کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

اگر تو یہ کمپنیاں سودی کاروبار نہیں کرتیں تو انسان اس میں حصہ دار بن سکتا ہے، اور اگر وہ سودی کاروبار کرتی ہوں تو پھر جائز نہیں ہے، یہ اس لیے کہ کتاب و سنت اور اجماع کے مطابق سودی کاروبا کرنا حرام ہے.

اور اسی طرح انسان کے لیے تجارتی انشورنس کمپنیوں میں حصہ دار بننا بھی جائز نہیں؛ کیونکہ انشورنس کا معاہدہ دھوکہ فراڈ اور جہالت اور سود پر مشتمل ہوتا ہے، جو کہ شریعت اسلامیہ میں حرام ہے.

دیکھیں: فتاوی اسلامیہ (2 / 43).

ب ـ ذیل میں کویتی فتوی کمیٹی سے مالیاتی ہاؤس کے تیسرے نقطہ کے بارہ میں سوال و جواب بیان کیا جاتا ہے:

سوال: ؟

کیا اجنبی کمپنیوں کے حصص فروخت کرنا جائز ہیں؟ مثلا، جنرل موٹرز، فلپس، اور مرسڈیز کمپنی، یہ علم میں رکھیں کہ یہ صنعتی کمپنیاں ہیں، لیکن قرض اور فائدہ کےساتھ قرض سے پرہیز نہیں کرتیں؟

جواب:

صنعتی اور تجارتی یا زراعتی کمپنیوں کے حصص میں مشارکت کی ابتدا مسلمان کے لیے شرعی ہونی چاہیے، کیونکہ اس میں خسارہ بھی ہو سکتا ہے اور منافع بھی، اور یہ مشترکہ مضاربت اور شراکت کی قبیل سے ہے جس کی شریعت نے اس شرط پر تائید کی ہے کہ یہ شراکت سودی لین دین سے دور ہوں، نہ تو سود لیں اور نہ ہی سود دیں، اور آپ جناب کی جانب سے فتوی طلب کرنے سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ حصص میں یہ ملحوظ ہے کہ یہ کمپنیاں سود لیتی بھی ہیں اور دیتی بھی ہیں، تو اس بنا پر اس میں حصہ دار بننا سودی کاروبار میں حصہ دار بننا ہوا جو کہ شارع کی طرف سے منع کردہ ہے، واللہ تعالی اعلم .

دیکھیں: کتاب الفتاوی الشرعیة فی المسائل الاقتصادیة " الاجزاء بیت التمویل الکویتی" فتوی نمبر (532).

واللہ اعلم .